کہتے ہیں قلم اور بعضے کہتے ہیں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق ہوا اور سبب اس اختلاف کا یہ ہے کہ اس باب میں
اخبار مختلفہ وارد ہوئے ہیں چنانچہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ یعنی پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ عقل ہے
اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ یعنی پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ یعنی حضرت
نے فرمایا کہ پہلے جو چیز پیدا کی اللہ تعالیٰ نے وہ نور میرا ہے اور وجہ تطبیق ان حدیث مختلفہ میں اوپر تقدیر صحت کے
یہ ہے کہ کہیں کہ پہلے نور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا ہوا ہے اور اولیت قلم و عقل کی اضافی ہے یعنی اول مخلوقات
مجردات سے عقل ہے اور عالم اجسام سے اول مخلوق قلم ہے یا کہیں کہ اول عقول سے وہ عقل مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے اوسکو ساتھ اقبال و ادبار کے فرمایا اوسنے اطاعت قبول کی اور حضرت عز اسمہ سے ساتھ فنون اعزاز اور
اکرام کے مخصوص ہوئی اور اول قلموں سے وہ قلم مراد ہے کہ اوسنے ساتھ حکم اوس تعالیٰ شانہ کے تقدیر تمام اشیاء کی
لوح محفوظ میں لکھی اور اول نوروں سے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شرح مواقف میں ہے قَالَ الْحُكَمَاءُ اَوَّلُ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلُ كَمَا وَرَدَ فِيْ نَصِّ الْحَدِيْثِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَجْهُ الْجَمْعِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْحَدِيْثَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ وَاَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ اَنَّ الْمَعْلُوْلَ الْاَوَّلَ مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ مُجَرَّدٌ يَعْقِلُ ذَاتَهٗ
وَمَبْدَأَهٗ يُسَمّٰى عَقْلًا وَمِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ وَاسِطَةٌ فِيْ صُدُوْرِ سَائِرِ الْمَوْجُوْدَاتِ فِيْ نُقُوْشِ الْعُلُوْمِ يُسَمّٰى قَلَمًا وَمِنْ
حَيْثُ تَوَسُّطِهٖ فِيْ اِفَاضَةِ اَنْوَارِ النُّبُوَّةِ كَانَ نُوْرًا لِسَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ترجمہ یعنی کہا حکمائے اہل اسلام
نے کہ اول وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے عقل ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے نص حدیث کا ساتھ اوسکے اور کہا بعض اونکے نے
کہ وجہ جمع کی درمیان اسکے اور درمیان دو حدیثوں دوسری کے کہ اول وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے اور اول
وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے نور میرا ہے وہ ہے کہ بے شک معلول اول اس حیثیت سے کہ وہ مجرد ہے جانتا
ہے ذات اپنی کو اور مبدا اپنے کو نام کیا گیا ہے عقل اور اس حیثیت سے کہ تحقیق وہ واسطہ ہے بیچ پیدا ہونے
تمام موجودات کے بیچ نقوش علوم کے نام کیا گیا ہے قلم اور اس حیثیت سے کہ وہ واسطہ ہے افاضہ انوار نبوت کا تھا وہ نور
سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہی یعنی حقیقت میں وہ ایک ہی شی ہے کہ وہ حقیقت محمدیہ اور نور محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
کہ کبھی ساتھ ایک اعتبار کے اوسکو تعبیر ساتھ قلم کے کیا اور کبھی ساتھ ایک اعتبار کے تعبیر ساتھ عقل کے کیا اور
موافق اسکے ہے قول ابو نصر احمد بن محمد بن احمد بن نصر البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا جو شاگرد شیخ الامام الزاہد ابو القاسم

محمد بن حسن الجمیانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین کہ اپنی کتاب مین لائے ہین کہ حدیث مین آیا ہے کہ اول ما خلق اللہ تعالی العقل فقال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر ثم قال لہ قم فقام ثم قال لہ اقعد فقعد ثم قال فوعزتی وجلالی ما خلقت شیئا اعز علی منک بک اعز وبک اذل وبک اھین وبک اکرم وفی روایۃ وبک اخذ وبک اعطی وبک اعرف وبک اعاقب لک الثواب وعلیک العذاب فقولہ علیہ السلام اول ما خلق اللہ العقل ای العاقل ترجمہ یعنی پس قول علیہ السلام کا کہ پہلے جو چیز پیدا کی اللہ تعالی نے وہ عقل ہے مراد اوس سے عاقل ہے اسلیے کہ عقل عرض ہے اوس سے قیام وقعود نہین ہوسکتا پس مراد اوس سے عاقل ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اس لیے کہ وہ عاقل ترین سب خلق کے تھے اور آیا ہے کہ عقل ہزار جزو ہے ایک جزو سب خلق کو ہے اور ایک کم ہزار جزو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے انتہی واللہ اعلم بالصواب فائدہ واضح ہو کہ اس حدیث مین مراد عقل سے یا نفس عقل مراد ہے یا عاقل ہو موافق مذہب متکلمین کے اور فقہا کے نہ مطابق طریقہ فلاسفہ کے کیونکہ اطلاق عقل کا اونکے نزدیک جیسیکہ اوپر جوہر مجرد لذاتہ مفارق لہا فی فعلہ کے آیا ہے ایسے ہی ملائکہ پر آتا ہے چنانچہ کہتے ہین عقل اول اور عقل ثانی پس اگر یہان عقل سے مراد نفس عقل ہے تو پھر توجیہ اوسکی یہ ہے کہ اگرچہ بحسب وجود خارجی کے عقل قابل امتثال امر قعود وقیام کے نہین ہے کہ عرض ہے مگر بحسب صورت مثالی ایسا ہی سمجھے مذکور کے ہے اس لیے کہ عرض صورت مثالی اپنی مین جوہر ہے جیسے کہ حدیث التسبیح غرس من اغراس الجنۃ وغیرہ اسپر شاہد ہین اور اگر عقل سے یہان پر عاقل مراد ہے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین واللہ اعلم بالصواب اور یہی اوفق ہے اب یہان معلوم کرلینا چاہیے کہ وہ جو بعضے لوگ کہا کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور مبارک مین سے پیدا کیا ہے اور یہی سبب ہے کہ سایہ آپکے نہ تھا پس اگر مراد اوس سے یہ ہے کہ تھوڑا سا نور اللہ تعالی نے اپنے نور ذات مین سے لیا اور اوس سے نور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا تو یہ خلاف ہے اس لیے کہ ذات پاک باری تعالی عز اسمہ کی اوس سے مبرا اور منزہ ہے کہ اوسکو تجزی ہو وہ متجزی نہین ہوسکتا یعنی ٹکڑے ٹکڑے نہین ہوتا چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے تفسیر فتح العزیز مین بیچ تفسیر سورہ اخلاص کے فرمایا ہے کہ ذات او تعالی بسیط است بہیچ وجہ تجزی وتبعض ندارد ومعلول علتی نیست یعنی اوس تعالی شانہ کی ذات بسیط ہے ساتھ کسی وجہ کے ریزہ ریزہ اور پارہ پارہ نہین ہوسکتی اور معلول کسی علت کی نہین ہے اور

نسخہ مین عن جابر ...

فائدہ ... خلاف ...

دوسری جگہ تفسیر مذکور میں فرمایا ہے حقیقت لفظ احد کے کہ نیست ہیچ شریکے اورا و نہ جزو خواہ آن جزو عقلی باشد
یا خارجی خواہ بالفعل باشد یا تحلیلی و درین اشارہ است بکمال بساطت لفظ احد و از وقتیکہ احد گویند و صمد آخر حق می شود پس نفی
شریک شد و در نفی اجزا چنانچہ میگویند زید انسان واحد است حالانکہ دست و پا و چشم و گوش و دیگر اجزا بسیار دارد لیکن
اورا احد نمیگویند پس احد آنست کہ اصلا انقسام درو جاری نباشد و این معنی خاص بحضرت حق تعالی است انتہی یعنی وہ
تعالی شانہ ایک ہے کہ نہ شریک رکھتا ہے اور نہ جزو خواہ وہ جزو عقلی ہووے جیسے کہ حیوان ناطق یا خارجی ہو یعنی جو خارج میں
پایا جاوے جیسے کہ اجزا انسان کے کہ مادہ اور صورت ہیں یا بالفعل جیسے کہ اعضا یا تحلیلی یعنی [illegible]
التسامح کہ ساتھ تحلیل کے جسم کے یعنی ساتھ باطل کرنے ہیئت حالیہ اوسکی کے ساتھ [illegible]
کرنے ہر واحد واحد اوسکے کی حد غیر تفریق یا اونکی سے خارج میں پائے جاویں مثل [illegible]
تا ملحت اور واسطے اشارے کے اوپر کمال بسیط ہونے ذات اوسکی کے لفظ احد کا لائے ہیں اسلیے کہ واحد اکثر استعمال کیا جاتا ہے
بیچ نفی شریک کے اور بیچ نفی اجزا کے جیسے کہ کہتے ہیں زید انسان واحد ہے حالانکہ ہاتھ پاؤں آنکھ اور سوا
اور بہت اجزا رکھتا ہے اور اسی لیے اوسکو احد نہیں کہتے پس احد وہ ہے کہ اصلا تقسیم ہونا بیچ اوسکے جاری نہو یعنی جس
طرح وہ بٹ سکے اور یہ معنی خاص ہیں ساتھ ذات اوس تعالی شانہ کے انتہی واللہ اعلم بالصواب اور بھی مخالفت اسکی ساتھ
نص کے ظاہر ہے کہ قال اللہ تعالی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اوس سے کوئی پیدا ہوا پس یہی عقیدہ ہے
اہل سنت الجماعت کا جیسے کہ کہا ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ای متوحد بذاته منفرد بصفاته
اَللّٰهُ الصَّمَدُ ای المستغنی عن کل احد المحتاج الیه کل احد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ ای لیس بمحل الحوادث ولا بحادث وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ ای لیس له احد مماثلا ومجانسا ومشابها ومونسا انتہی یعنی کہہ تو اے محمد کہ وہ اللہ ایک ہے یعنی اکیلا ہے وہ ذات اپنی میں اور اکیلا ہے وہ ساتھ
صفتوں اپنی کے اللہ صمد ہے یعنی سب سے بڑا ہے وہ سب سے اور محتاج ہیں اوسکی طرف کل اوس سے حادث ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا یعنی نہیں ہے
وہ ذات پاک محل حوادث کا یعنی پاک ہے وہ اوس سے کہ کوئی اوس سے حادث ہوا اور نہ وہ حادث کیا گیا ہے یعنی نہ وہ
کسی سے حادث ہوا اور نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی کفو وہ اکیلا ہے یعنی نہیں ہے کوئی اوسکا ہمسر از جنس اور مشابہ اور
مونس الخ اور برتقدیر تسلیم قول قائلین کے لازم آتا ہے تمام مخلوق کا پیدا ہونا نور خالق سے اور یہ خلاف ہے اسکے
کہ ذات پاک رب العالمین کو فنا نہیں اور نہ اوسکے نور کو اور مخلوق فانی ہے اور برتقدیر تسلیم کرنے قول اونکے کے التزام

مخالفت قرآن

کرنا ہی عقیدہ تناسخیہ کا اسلیے کہ وہ کہتے ہین اللہ تعالی نورالانوار ہی اور سب نور اوسکے نور سے پیدا ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ خدا تعالی نے اپنے نور مین سے پہلے ایک نور پیدا کیا پھر اوسکو تقسیم کیا تین قسم پر ایک قسم سے جنت پیدا کی اور ایک قسم
سے فرشتے پیدا کیے اور ایک قسم سے روحین آدمیون کی پیدا کین اور یہ کفر ہی جیسا کہ تمہید مین ابو شکور سالمی
نے کہا ہی عبارت اوسکی یہ ہی اِعْلَمْ بِاَنَّ اَهْلَ التَّنَاسُخِ اَرْبَعَةُ اَصْنَافٍ ثُمَّ تَتَشَعَّبُ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ وَثَمَانُوْنَ صِنْفًا
اَلصِّنْفُ الْاَوَّلُ قَالُوْا بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی نُوْرُ الْاَنْوَارِ كُلُّهَا مِنْ نُوْرِهٖ فَنُوْرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ وَالنَّهَارِ وَنُوْرُ
الْبَصَرِ وَالسَّمْعِ وَالْقُوَّةِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ كُلُّهٗ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالرُّوْحُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالنَّارُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ
مِنَ الْاَنْوَارِ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ الْاَنْوَارَ كُلَّهَا وَهٰذَا مَذْهَبُ الْبَرَاهِمَةِ مِنْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَ
الْكَشْمِيْرِ وَمَذْهَبُ الْمَجُوْسِ مِنْ بِلَادِ الْعَجَمِ وَالصِّنْفُ الثَّانِيْ يَقُوْلُوْنَ بِاَنَّ الْاَرْوَاحَ وَالْاَعْيَانَ كُلَّهَا
مِنْ جُزْءِ الصَّانِعِ الخ وَالصِّنْفُ الثَّالِثُ يَقُوْلُوْنَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَخَذَ نُوْرًا مِنْ نَفْسِهٖ وَقَسَّمَهَا ثَلٰثَةَ
اَقْسَامٍ وَخَلَقَ مِنَ الْقِسْمِ الْاَوَّلِ الْجَنَّةَ وَسَمَّاهَا مَكَانَ الْاَمَاكِنِ وَخَلَقَ مِنَ الْقِسْمِ الثَّانِي الْمَلَائِكَةَ وَسَمَّاهَا
نَفْسَ الرُّوْحَانِيِّ وَخَلَقَ مِنَ الْقِسْمِ الثَّالِثِ اَرْوَاحَ الْاٰدَمِيِّيْنَ وَسَمَّاهَا نَفْسَ الْاِنْسَانِ فَلِهٰذَا الْمَعْنٰی قَالُوْا
بِاَنَّ الْجَنَّةَ قَدِيْمَةٌ فَالْمَلَائِكَةُ وَالْاَرْوَاحُ كُلُّهَا قَدِيْمَةٌ وَكُفْرُهُمْ ظَاهِرٌ الخ انتہی یعنی تحقیق جان تو کہ اہل تناسخ کے
چار فرقے ہین اور تناسخ کے معنی لغت مین تغیر کے ہین پھر نکلے ونمین سے چوراسی فرقے پہلا فرقہ ان مین سے
کہتا ہی کہ اللہ تعالی نور نورون کا ہی سب چیزین اوسکے نور سے پیدا ہوئی ہین پس نور سورج اور چاند اور ستارون اور
دن اور بینائی اور شنوائی اور قوت اور کلام وغیرہ سب اللہ تعالی کے نور سے ہی اور روح بھی اللہ تعالی کے نور سے ہی
اور آگ اور سوا اسکے اور بھی سب نور اللہ تعالی کے نور سے ہین اور وہ پوجتے ہین سب نورون کو اور یہ مذہب ہی بلاد
ہند اور کشمیر کے برہمنون کا اور بلاد عجم کے مجوس کا اور دوسرا فرقہ کہتا ہی کہ تحقیق روحین اور اعیان یعنی اشیای موجودہ یہ سب
ہین جزو صانع کے الخ اور تیسرا فرقہ کہتا ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نے لیا ایک نور پہلے اپنی ذات کے نور سے پھر تقسیم کیا اوسکو
تین قسم پر پھر پیدا کیا قسم اول سے جنت کو اور نام رکھا اوسکا مکان مکانون کا اور پیدا کیا قسم دوسری سے فرشتون کو اور
نام رکھا اوسکا نفس روحانی اور پیدا کیا قسم تیسری سے آدمیون کی روحون کو اور نام رکھا اوسکا نفس انسانی اور اسی سبب سے
وہ کہتے ہین کہ بیشک جنت اور فرشتے اور روحین قدیم ہین اور کفر اون لوگون کا ظاہر ہی انتہی اب کہو کیا فرق باقی رہا تناسخیہ

ہے کہ اور اون لوگون کے عقیدے مین گمراہی کرتا ہی کہ تناسخیہ کہتے ہین کہ پہلے اللہ تعالی نے اپنی ذات کے نور سے ایک نور لیا
پھر اوسکو تین حصے کرکے ایک حصے سے جنت پیدا کی اور دوسرے سے فرشتے بنائے اور تیسرے سے ارواح بنی آدم کو
بنایا اور یہ لوگ کہتے ہین کہ پہلے اللہ تعالی نے اپنی ذات کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا پھر اوس نور سے
سب روحین بنی آدم وغیرہ کی پیدا کین فقط مذہب دونون کا ایک ہی ہے پس بر تقدیر پیدا کرنا ارواح انسانی کا لازم آتا ہے
نور خالق سے لیکن اوپر قول تناسخیہ کے پس اسلیے کہ قسم تیسری نور کی جس سے سب روحین انسان کی پیدا ہوئی ہین
قسم ہے اوسی نور کی کہ اوسکو اللہ تعالی نے اپنی ذات کے نور سے لیا تھا پھر اوسکو تین قسم پر منقسم کیا تھا جیسے کہ
اوپر معلوم ہو چکا اور قاعدہ یہ ہے کہ قسم کی قسم تو قسم ہوتی ہے یعنی جو کسی شی کے ٹکڑے کا ٹکڑا ہوتا ہے تو حقیقت مین
اوسی شی کا وہ ٹکڑا ہوتا ہے تو یہ قسم بھی اس تقدیر پر عین نور ذاتی اوس تعالی شانہ کی ہوئی اور اللہ تعالی کو تغیر اور تناسخ
ثابت ہوا اور اوسکی ذات پاک اس سے مبرا اور منزہ ہے اور یہ عقیدہ کفر صریح ہے اور لیکن اوپر قول ان لوگون کے پس
اس لیے کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو پیدا ہوا اللہ تعالی کے نور سے اور خلقت ارواح انسان وغیرہ کی نور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور اسی قاعدہ مذکورہ کے موافق کہ جزو جزو کا تو جزو ہوتا ہے یہ بھی عین نور اوس تعالی شانہ
کے ہوئے سو یہان بھی وہی تغیر اور تناسخ اوس تعالی شانہ کو ثابت ہوا اور وہ اس سے مبرا اور منزہ ہے اور یہ کہنا اون
لوگون کا ضلالت ہے اور شرح فارسی قصیدہ امالیہ مین بیچ شرح ع وما ان جوہر ربی بجسم ولا کل
وبعض ذو اشتمال ہے کے لکھا ہے یعنی نیست پروردگار من اصل چیزہا چنانکہ ہمہ چیز از وجود او پیدا شدہ باشند
تا اگر کسی گوید کہ ما از وجود خدا پیدا شدہ ایم و ازو جدا شدہ ایم کافر گردد نعوذ باللہ منہا چنانکہ بعضی عوام میگویند کہ نور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم از نور خدا جدا شدہ است باین یقین کافر میگردند زیرا کہ ہر چہ از وی چیزی جدا شود آن چیز نقصان پذیر
باشد و نقصان پذیر خدا نباشد یعنی نہین ہے پروردگار میرا اصل چیزون کی کہ سب چیزین اوس کے وجود سے پیدا
ہوئی ہون تو اگر کوئی کہے کہ ہم بھی اللہ تعالی کے وجود سے پیدا ہوے ہین اور اوس سے جدا ہوے ہین
کافر ہو جاوے گا جیسے کہ بعضے عوام کہتے ہین کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ تعالی کے نور سے جدا ہوا ہے
اس کہنے سے بالیقین وہ کافر ہو جاتے ہین اسلیے کہ وہ شی کہ اوس سے کچھ شی جدا ہو تو وہ شی نقصان پذیر
ہوتی ہے اور نقصان پذیر خدا نہین ہوا انتہی اور وہ جو حدیث شریف مین آیا ہے کہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ قَالَ یَا جَابِرُ
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ فَجَعَلَ ذٰلِكَ النُّوْرُ یَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَیْثُ شَاءَ
اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی اٰخِرِهٖ روایت ہی جابر بن عبد اللہ انصاری رضی سے کہا اونھوں نے کہ عرض کی مین نے کہ یا رسول اللہ قربان
ہوں تم پر والدین میرے خبر دو مجکو پہلی چیز سے کہ پیدا کیا ہو اوسکو اللہ تعالی نے پہلے سب چیزوں کے آپنے فرمایا
کہ اے جابر بیشک اللہ تعالی نے پیدا کیا پہلے سب چیزوں کے نور پیغمبر تیرے کا نور اپنے سے پس گردانا اوس نور کو کہ دور کیا
اوس نے ساتھ قدرت حق سبحانہ تعالی کے جس جگہ چاہا اللہ تعالی نے الخ روایت کیا اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین
ساتھ سند عبد الرزاق کے سو یہ حدیث متشابہات سے ہی یعنی مراد اوسکی سوای ذات پاک رب العالمین کے کوئی نہین
جانتا جیسے حدیثین تجسیم کی ایسے ہی سنا مین نے اوسکو اپنے اوستاد مولوی فضل اللہ صاحب سے اور اونھوں نے
حضرت مولانا محمد حیدر علی صاحب سے اور بعضوں نے اس مین تاویل کی ہی کہ مراد من نورہ سے من نور قدرتہ ہی یعنی
پیدا کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نور قدرت اپنے سے یعنی اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے
نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کیا پھر اوس سے تمام مخلوقات کو بنایا ایسے ہی لکھا ہی اسکو اخوند شاہ درویزہ نے
شرح قصیدہ امالیہ مین اور یوں ہی سنا مین نے اسکو اپنے پیر و مرشد حضرت مرتضی خان صاحب ادام اللہ برکتہ
سے اور تقویت کرتی ہی اس تاویل کو وہ جو ترجمہ دلائل الخیرات مین بحر الحقائق سے نقل کیا ہی کہ سبب نام
رکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نور کے یہ ہی کہ جو چیز کہ اللہ تعالی اول ساتھ نور کرم کے اوس تاریک
جائی ور پردہ عدم سے باہر لایا وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے کہ فرمایا ہی اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ
اور بعضوں نے توجیہ اس حدیث کی یوں کی ہی کہ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ اس معنی کر کہ اللہ تعالی نے
اپنے نور کو خالق کیا اور اوس نور کو مخلوق اور بعضوں نے کہا کہ مراد من نورہ سے من نور ہدایتہ ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالی
نے اپنی ہدایت کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اور یا اضافت اس مین واسطے تکریم اور تشریف کے
ہی جیسے کہ ناقۃ اللہ اور بیت اللہ اور روح اللہ مین واللہ اعلم بالصواب اور جو صاحب مواہب لدنیہ نے
لکھا ہی کہ لَمَّا تَعَلَّقَتْ اِرَادَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی بِاِیْجَادِ خَلْقِهٖ وَتَقْدِیْرِ رِزْقِهٖ اَبْرَزَ الْحَقِیْقَةَ الْمُحَمَّدِیَّةَ مِنَ
الْاَنْوَارِ الصَّمَدِیَّةِ فِی الْحَضْرَةِ الْاَحَدِیَّةِ الخ یعنی جب ارادہ اللہ تعالی کا متعلق ہوا ساتھ پیدا کرنے مخلوق اپنی کے

اور مقصد کہنے سے روز ازل کی سے کے تو ظاہر کیا حقیقت محمدیہ کو یعنی نور محمدی کو نہ مقصد ہے اسکے معنی یہ ہین کہ پیدا
کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بے معاونت اور بے مشارکت غیر کے خود بذاتہ اول تمام مخلوق سے اسلیے
کہ اللہ اوسکو کہتے ہین کہ وہ محتاج کسی کا نہو اور سب اوسکے محتاج ہون پس اس تقریر پر معنی یہ کہ سکے اللہ صمد ہے یعنی
کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے معاونت اور بے مشارکت اور بے واسطے غیر کے خود
بذاتہ ساختہ قدرت کاملہ اپنی سے نہ جیسے کہ جسم آدم علیہ السلام کا کہ بواسطہ فرشتون کے بنوایا اور فی الحضر دلالت
سکے یہی کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ حضرت صمدیت کے یعنی خلقت نور محمدی کی اوسوقت
تھی کہ کوئی شی اوسوقت سوای ذات پروردگار تعالی شانہ کے موجود تھی تمام واللہ اعلم بالصواب در معنی اور بیت ہے

اس قول کہ ہو وہ جو تنویر الطالبین مین مولانا ظہور الحق نے لکھا ہے وہ عبارت بعینہ یہہ ہے کہ فقیر ظہور الحق عفا اللہ عنہ عن اساءتہ

پرورد میکشد الٰہی اثرش کرامت کن اندرون دلہا گذارش دہ و بلکہ صمد آوہ کہ شیطان لعین کہ عدو مبین ست دیوار دین را

بخانہ حق الیقین طرفہ رخنہ بکار بردہ نزدیک ست کہ این ثقب نقب گردد متاع رعب و رہب نہب کند الٰہی لا کان

لا کان رب انصرنی علی القوم المفسدین چندی از شطحیات اسلاف سادہ لوحان کوتہ اندیش عقیدہ خود ہا شمردہ اند

واز ین عقیدہای فاسدہ راہ بیباکی و ناترسی بردہ رب نجنی من القوم الظالمین ترجمہ یعنی فقیر ظہور الحق عفو کرے اللہ تعالی
اوس کی برائی سے اوسکے اسلاف سے ایک آہ پرورد کھینچتا ہے الٰہی اوسکو تاثیر بخش اور دلون مین اوسکو سرایت کرا اور بلکہ سواہ کر شیطان
مردود نے کہ کھلا دشمن ہے کہ اوس نے بیچ دیوار دین کے اور بیچ گھر حق الیقین کے عجیب طرح کا رخنہ ڈالا ہے قریب ہے کہ یہ چھید
نقب ہو جاوے اور اثاث البیت امید اور بیم کا لوٹ لیے جاوے خداوندا پناہ دے پناہ دے ای پروردگار میرے ذکر میری مفسد
لوگون پر کہ اگلے لوگون کی چند خلاف شرع باتون کو بیوقوفون کوتہ اندیشون نے اپنا عقیدہ ٹھہرا رکھا ہے اور عقاید
فاسدہ سے راہ بیباکی اور ناترسی کی نکالی ہے ای پروردگار نجات دے مجکو بے انصاف لوگون سے انتہی مقصد مدعا اللّٰہم صل

علی محمد مفرق فرق الکفر والطغیان ومشتت بغاۃ جیوش الفراعین والشیطان وآلہ وسلم ای قوم براے

خدا بگوئید کہ خدا ی کنندہ ست یا شوندہ بلا فرستندہ است یا جفا کشندہ کافران ابد در دوزخ رسانندہ است یا خود بدوزخ

روندہ آیا خود ہم وجودی میدارد یا درضمن ہمین تعینات خطاب کہ میکند و مخاطب کیست قرآن کہ نازل کرد و کفر کہ

ورزیدہ و عذاب دوزخ کہ خواہد کشید اگر خود ست پس چرا آتش بر میفروزد کہ عاقبت خود را در ان بسوزد آیا بر خود تعسف

پس محمد نیست یا آنکہ مجبور است پس کجا رفت قدیر مقدور است نعوذ باللہ تعالیٰ عما یقولون علواً کبیراً یعنی اے
لوگو خدا کے واسطے بتاؤ کہ خدا تعالیٰ کرنیوالا ہے یا ہونیوالا آدمی کو کھٹنے والا ہے یا ظالم و بھانیوالا کافرون کو
دوزخ میں بھیجنے والا ہے یا آپ دوزخ میں جانیوالا آیا وہ خود کوئی وجود رکھتا ہے یا انہیں تعینات کے ضمن
میں ہے خطاب کون کرتا ہے اور مخاطب کون ہے قرآن بھیجنے والا کون رہا اور کفر کسنے کیا اور عذاب دوزخ کا کون
اوٹھاویگا اگر وہ آپ ہی ہے تو آگ کسواسطے جلاتا ہے کہ آخرکار آپ کو اوسمیں جلاویگا کیا اپنے برا دیکھو ہم جیسا
ہے پایا کہ مجبور ہے سو اس باعث سے ناچار ہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اور جو بیحد کہتے ہیں عقیدہ
برتر ہے اور بدتر ہے اوس کا افسوس صد افسوس خود آن جناب صمدیت عز اسمہ در کلام قدیم فرمودہ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ و نگفتہ
صار ظلمة و نورا وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ گفتہ نہ صار سماء و ارضا وَخَلَقَکُمْ فرمودہ نہ صار تعیناتکم
وعلی ہذا القیاس اگر حال بمنوال آنچنان اقوال بیہودہ این توریہ کردنش چہ ضرور افتادہ بود استغفر اللہ استغفر اللہ
نقل الکفر لیس بکفر یعنی افسوس ہے افسوس ہے آپ وہ جناب صمدیت عز اسمہ اپنے کلام قدیم میں فرماتا ہے کہ بنایا
اندھیرا اور اوجالا اور نہ کہا کہ بن گیا اندھیرا اور اوجالا اور پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو فرمایا نہ فرمایا کہ بن گیا
وہ آسمان اور زمین اور پیدا کیا تمکو فرمایا اور نہ فرمایا کہ ہوگیا وہ تعین ساتھ تمھارے اور اسی پر قیاس کرلے
اگر حال اسی طور پر ہوتا جیسا کہ کہتے ہیں تو یہ توریہ کرنا کیا ضرور تھا استغفر اللہ استغفر اللہ نقل کرنا کفر کا کفر
نہیں ہے دیگر چہ بدتر ہمی ست کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم را اسم مجسم میدانند و میگویند کہ آنحضرت مظہر اسم اللہ اند و دیگر
آن حضرت مظاہر اسمای دیگر چون رحمن و رحیم و قاہر و مضل و مظہر بدان معنی گویند کہ اسم اللہ متعین شد محمد نام شد دیگر
محمد مطلق شود اللہ گردد نعوذ باللہ منہا ہنود مہادیو و رام را اوتار میگویند ایشان محمد را صلی اللہ علیہ وسلم میگفتند
کہ بتی ہم بنام آنحضرت بسازند و بہ پرستش پردازند غرض یعنی دوسرے کیا مذہب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسم مجسم
اور کہتے ہیں کہ وہ حضرت مظہر اسم اللہ کے ہیں اور سوای اوس حضرت کے اور مخلوق مظاہر اور اسماء کے ہیں مثل
رحمان اور رحیم اور قاہر اور مضل کے اور مظہر اس معنی کر کہتے ہیں کہ اسم اللہ کا مخصوص ہوکر محمد نام ہوا اور اگر محمد
یعنی بلا خصوصیت ہو جاوے تو اللہ ہو جاوے نعوذ باللہ منہا ہندو لوگ مہادیو اور رام کو اوتار اسی
سبب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا اب شاید کہ کوئی بت بھی حضرت کے نام کا بنالیوین اور

بوجا مین مشغول ہون انتہی ہرچند کہ در عہد سلف تبیین حال را تا عنان اختیار بدست بود رخصت نمیدادند مبادا

عوام سرسخن نافہمیدہ ملحد شوند یا بسوی دہریہ روند لیکن کہ طشت از بام افتادہ و بدعقیدگی راہ الحاد گشادہ ضرورت

افتاد تا کمر بمیان بربندم و جستہ جستہ چیزی درین باب مبذول میدارم چیزی بہ تحریر در آرم باللہ التوفیق و ہو

خیر الناصرین اللّٰہم صلّ علیٰ محمدٍ مطلقِ عنانِ جوادِ الایمانِ فی میدانِ الاحسانِ من مہلِ دیارِ

الکرمِ الیٰ روضۃِ الجنانِ وَآلہٖ وسلّم یعنی اور اگرچہ زمانہ سلف مین بیان کرنے حال کے جب تک باگ اختیار

کی ہاتھہ مین ہوتی رخصت نہین دیتے تھے یعنی حالت ہوشیاری مین کوئی بات اپنے حالات قلب کی زبان پر

نہین لاتے تھے کہ ایسا نہو کہ عوام لوگ بات کے بھید کو نہ سمجھہ کر ملحد ہوجاوین یا دہریہ بن جاوین اور اب تو

یعنی اس وقت مین طشت از بام افتادہ ہوگیا ہے اور بدعقیدگی نے راہ بیدینی کی کھولدی ہے تو اب ضرورت پڑی

کہ پٹکا کمر مین باندھون یعنی طیار ہون اور بتوفیق اللہ ایک کوشش اس امر مین کرون اور کچھہ اس مقدمے مین لکھون اور

ساتھہ اللہ تعالیٰ کے ہی توفیق الخ التحریر الاول فی التصوف ایجاد و حیرت کنندہ شوندہ جمعی گفتند کہ خدا کنندہ است

و غلطی گمان بردند کہ خدا شوندہ ہست آنانکہ خدا را کنندہ گویند نیز دو فریق اند یکی گویندگان فاعلیت وی بایجاب بلا حدی مشترک

میان کل کائنات و ایشان فلاسفہ ہستند و فریق دیگر قائلین بفاعلیت وی باختیار بغیر امری کلی مشترک میان ہمہ موجودات

و ایشان متکلمین اند یعنی یہان پر اس تحریر مین دو چیز کا بیان ہے کرنیوالے اور ہونیوالے کا ایک جماعت نے کہا کہ خدا کرنیوالا

ہے اور ایک فرقے نے گمان کیا کہ خدا ہونیوالا ہے وہ لوگ جو کہتے ہین کہ خدا کرنیوالا ہے وہ دو فریق ہین ایک وہ تو کہنے والے

فاعلیت اوسکی کے ہین بالایجاب بغیر کسی حد مشترک کے درمیان کل کائنات کے یہ لوگ فلاسفہ ہین اور دوسرا

گروہ کہتے ہین کہ وہ فاعل مختار ہے بغیر کسی امر کلی مشترک کے درمیان کل موجودات کے اور یہ لوگ متکلمین ہین غرض کہ

مطلب دونون کا ایک ہی ہے اسلیے کہ دونون کا یہی مذہب ہے کہ خالق ہر چیز کا خدای تعالیٰ ہے اور کوئی امر مشترک

درمیان ماہیت کل موجودات کے نہین ہے ہر ایک کی ماہیت جدی جدی ہے گو کہ بعض اجناس مین اشتراک پایا جاوے

مگر کل مین نہین پایا جاتا ہے صرف اتنا ہی فرق ہے کہ فلاسفہ فاعلیت اوسکی کے قائل ہین ساتھہ ایجاب کے یعنی وہ

کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کو خلق کرنا واجب ہے جیسے آگ کو جلانا واجب ہے اور متکلمین کہتے ہین کہ وہ فاعل مختار ہے چاہے

مخلوق کرے چاہے نکرے کوئی چیز اوسپر واجب نہین و آنانکہ خدای را شوندہ دانند نیز دو گروہ اند یکی آنکہ خدای را

در خود ثابت کنند و خود را شوند و بچندین شد نما گویند و دیگر عوام صوفیه که خودی در خدا نهند و خدا را متعین بخشد

تعینات و معروض بچندین عوارض گویند پس هنود بحقیقت مثبت روح اند و منکر حق و ایشان مثبت حق اند و منکر روح

و حق آنست که هر دو بلکه هر چهار از حق دور اند چنانچه این هیچمدان دانسته مسطور میگردد بفضله تعالی و تصوف باصل این باشد

یعنی اور وہی لوگ جو خدای تعالی کو ہونیوالا جانتے ہین وہ بھی دو فرقے ہین ایک ہنود کہ خدا اپنے مین ثابت کرتے ہین

اور آپ ہی کو ہونیوالا ساتھ کتنے ہونیکے کہتے ہین یعنی کبھی آدمی اور کبھی جانور وغیرہ ہوتے رہتے ہین اور

فرقہ دوسرا عوام صوفیہ ہین کہ خودی کو یعنی اپنے کو خدا مین رکھتے ہین اور خدا کو متعین کہتے ہین کتنے تعینات مین

اور معروض ساتھ کتنے عوارض کے سو ہنود حقیقت مین ثابت کرنیوالے روح کے اور منکر حق کے ہین اور عوام

صوفیہ ثابت کرنیوالے حق کے اور منکر روح کے ہین اور حق بات یہ ہے کہ یہ دونون فرقے بلکہ چارون حق سے دور ہین

چنانچہ اس ہیچمدان نے جو کچھ جانا ہے لکھا جاتا ہے ساتھ فضل اللہ تعالی کے اور تصوف اصل یہی ہے فیا تمسک رب ابتدی

و بکتابک اہتدی و برسولک اقتدی انہ وسیلتی و مستندی بیان الوہیت و ذکر حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و لمتبعہا

تنویر کان اللہ و لم یکن معہ شئے اللہ نام آن کس ست کہ ہر چہ خواست کرد و میکند و خواہد کرد و خود در خیمہ گاہ عزتش

تغیر و زوال را مجال نہ و در دیوان جلالتش کون و صیرورت را دخل محال الآن کما کان یعنی تھا اللہ تعالی اور نہ تھی

ساتھ اوسکے کوئی چیز اللہ نام اوس کسی کا ہے کہ اوس نے جو چاہا کیا اور کرتا ہے اور کریگا اور کبھی خیمہ گاہ عزت اوسکے

مین تغیر اور زوال کو مجال نہین اور ایوان جلالت اوسکے مین حدوث اور تبدل کو دخل محال ہے اب ویسا ہی ہے جیسا

کہ تھا کون کہتے ہین چیز حادث ہونیکو اور صیرورت کہتے ہین ایک حال سے طرف دوسرے حال کے بدلنے کو اتنی

ہنگامیکہ خود بود و ہیچ نبود و خواست کہ خود را بیند جامع کمالات وجوبیہ یافت باز خواست کہ تا کمالات خویش

در یابد لاتعد و لاتحصی پدید آمد تا کمالات الوہیت ظاہر سازد خلقت آفرید کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف

فخلقت الخلق یعنی جبکہ وہ آپ تھا اور کچھ نتھا اور چاہا کہ اپنے کو دیکھے تو آپکو جامع کمالات وجوبیہ پایا پھر چاہا

کہ اپنے کمالات کو معلوم کرے تو بیشمار اور بے انتہا دیکھے ارادہ اوسکو ہوا کہ کمالات الوہیت کے ظاہر کرے خلقت

کو پیدا کیا جیسا کہ حدیث قدسی ہے کہ تھا مین ایک خزانہ چھپا ہوا پھر دوست رکھا مین نے کہ پہچانا جاؤن مین سو پیدا کیا

مین نے خلقت کو اتنی اول چیزیکہ آفرید نور محمد بود صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم چنانکہ وارد ست اول ما خلق اللہ نوری یعنی

تقریظ رسالهٔ نقاوة التصانیف	بسم الله الرحمن الرحیم	از جناب مولوی عبدالملک صاحب [illegible]

بجلو اقلام نگارش در جولانگاه ثنای صمدی که سمای حقیقت امکانی بتکوین تفاصیل جواهر و ادیات جسمانیه
داغ فروش خجلت پشیمانی و جناح افکار ستایش در طیرانگاه حمد صمدی که بابهام حوادث زمانی تحصیل تقادم
عوارض جسمانیات برداشت با دیبای حیرت ادائی قدسی اساسی که بجناب محیط کبریائیش عالم الکونات گوناگون
با چندین شیونات بوقلمون از قهرستان بطون بساحت ستان ظهور کشیده و تجرد بنیانی که بلمعات آفتاب جلالش لمعه
اشعه انوار نامتناهیه اجرام ارضی و سماوی آرکیدان عالم را پیرایه نورانی بخشیده و بسر مشقی قلم قدرت کامله آتش صحن
نور محمدی از جبهه پرافراخته تا نقش کتاب آسمانی که عبارت از صور علمیه او ست جمیع عقلا بوستان حدوث رنگ ظهور ندیده
و قبول ودایع اسرار حکمت بالنقاش الواح نفوس قدسیه سرخط داشته تا بواسطه شمع هدایت احمدی که پرتو جمال
سرمدی ست ظلمت شکوک و شبهات جسمانی راه عدم در گیرد ع احمد مرسل که خرد خاک اوست ٭ هر دو جهان بستهٔ فتراک
اوست ٭ آن مقدمهٔ کتاب امکانی که اگر بمقتضای اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلُ موضوع عوارض ذاتی تعینات
متعدده اشباح و امثال نمی گردید در دبستان ظهور کلمات جواهر و اعراض بتراکیب ایجادی مرتبط نمی شدند
و آن مقطع قصیدهٔ نبوت که اگر بفحوای اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ مطلع عنوان تذکرهٔ نظم و نثر انواع و اجناس
نمی شد مصرعهای ارواح و اجسام بتعلم گاه شهود بتفاصیل ابداعی منتظم نمی گشتند و آن شمع شبستان رسالت
که بواسطهٔ نور بیرون آتش روشن در رونان روز الست چراغ الیقین در کف گرفته بطی مراحل شریعت بشاهراه حق الیقین
در رسیده اند تا اشعهٔ تجلیات نامتناهیه نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ در یابند و کور سوادان روز نخست تاب اقتباس انوار در نیاورده
با آوارگی تیه ضلالت بگوی اسفل السافلین خزیده اند تا از تاریکی کفر بگرداب ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ درمانده اند اما بعد
امیدوار رحمت ربه القوی عبدالملک محمدآبادی بر آئینه حقائق تمثال خاطر اهل فضل و کمال مبرهن هویدا میسازد
که چون علمای متاخرین بباعث توغل در علوم حکمیه فلسفیه و خوض کردن شان در معظم مسائل طبعیه و الهیه در وقت
مناظره و مجادله فرق ضاله برهان قاطع سیف از دست داده بجرح سنان لسانی اکتفا کردند و در مباحثات کلامیه
حجج بینهٔ سمعیه بر طاق نهاده تتبع قواعد منطقیه و دلائل عقلیه بهم رسانیده راه نجات جستند و هر یک بعد دیگرے

جهت علو خود در امثال و اقران بدقت نظری طرح علیحده و بنای جدید برپا کرد تا حدیکه اکثر مسائل عقائد متنازع فیه
فرق اسلامیه گشتند و از کثرت مناظرات و مشاجرات راه حق از دست رفت و در اهم مسائل و ادق مطالب که
عقل بلند سیر در کنه آن بال از پرواز می اندازد مثل مسئله وحدة الوجود و وحدة الشهود بی باکانه خیول افکار
دوانیدند پس بسبب نبودن سراج عرفان از ادراک کماهی باین سو مانده از سرگشتگی بادیه ضلالت بعضی راه عقائد
هنود پیش گرفتند و اکثری از نادانستگی معتقد معتزلین و روافض مذهب خود دانستند و جمعی از متفلسفین که باصطلاح
اهل بدعت و طغیان بمحققین نامیده می شوند باثبات وحدانیت واجب الوجود بتدقیقات حکمیه منهمک شده
هیولای عالم را که محل توارد صور و تشخصات متضاده لاتحصی ست و بواسطه امتداد دهور و اعوان غیر متناهیه
ماضیه در نظر ظاهر بین همگی قدم حاصل کرده واجب الوجود قرار دادند و بمقتضای این عقیده قطع نظر ازینکه او تعالی
محل حوادثات گردیده همه افراد ممکنات متحد ذاتی او ... گردیدند رنگ شرکت تراویده نعوذ
با ... گردیدند ... + چون زبان از بی تمیزی یک مرق گردانده اند + بیش ازین روشن
نمی گردد که این بی دانشان + از نفس برشمع فطرت و امتی افشانده اند + لهذا از بده اهل صدق و یقین زبده
متبعین سنت خیر المرسلین فارس مضمار فضل و امارت یکه تاز میدان علم و درایت مروج سنت قامع بدعت
که سراسر همت عالیه اش مصروف هدایت کافهٔ انام ست و بهمه تن نهمت متعالیه اش متوجه اشاعت سنت
خیر الانام در تحقیق این مسئله موافق مشرب حقهٔ صوفیهٔ کرام که بواسطهٔ نور عرفان بشاهراه یقین منسلک بوده
پی بمعنی برده اند رسالهٔ نادره و عجالهٔ نافعه مسمی بنجاة صحة العقائد تصنیف کرده طالبین صراط رشاد را از سرگشتگی تیه
ضلالت شکوک و اوهام که بتلمیع مقدمات باطلهٔ فلسفیهٔ اهل غوایت منهج مستقیم نمی یافتند برآورده راه طریق
مستقیم معرفت و هدایت نمود و قاصدین حق و یقین را از اغوای این غول سیرتان راه نما که بتبدل اوضاع اقیسهٔ کاذبهٔ عقلیه
هر مرتبه حجت جدید پیش کرده از مسلک شریعت باز میداشتند بهدایت براهین قاطعه مستخلص فرمود الحق بوثاقت دلائل عقلیه
مشتی ست و دندان شکن جسارت مجادلین و بقوت براهین نقلیه سیفی ست قاطع عرق خصومت معاندین امید که جمله مومنین
کاملین با قبس انوار هدایتش منهج قویم شریعت مستقیم از دست نداده از اغوای متفلسفین ضالین و اهرمند ... وجهه
... براه نمائی دلائل ساطعه اش از جور و اعتساف یکسو مانده بشاهراه صدق و یقین در رسند آمین فقط

العبد
محمد روشن خان
از قلم خود